خوشبو یا بدبو؟

سپھل زندگی کا راز

ḳhushbū yā badbū? saphal zindagī kā rāz

Fragrance or a Foul Odour? The Secret of a Successful Life

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 22]

(Urdu—Persian script)

© 2024 www.chashmamedia.org
published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is a collage of Clker-Free-Vector-Images https://pixabay.com/vectors/flask-decanter-beaker-chemistry-30532/; 499798 https://pixabay.com/illustrations/smoke-colors-wallpaper-662747/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

مرتھا کا سا جوش اپناؤ 2

مریم جیسے دیوانہ ہو جاؤ 6

اپنی حرکتوں سے خوشبو پھیلاؤ 8

محبت سے خالی سوچ سے دُور رہو 11

میرا کیا جواب ہے؟ 14

انجیل، یوحنا 12:1-11 15

ہر انسان کے دل میں ایک گہری خواہش ہوتی ہے۔ خواہش کیا ہے؟ یہ کہ میری زندگی سپھل ہو، میرا جیون کامیاب نکلے۔ میری زندگی کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے؟ یوحنا 12 میں اِس کا عجیب و غریب جواب ملتا ہے۔ ایک جواب جو عام سوچ سے کہیں دُور ہے۔ آئیے ہم اِس پر غور کریں۔

لعزر کو مُردوں میں سے زندہ کرنے کے بعد عیسیٰ مسیح لعزر کے گاؤں بنام بیت عنیاہ سے چلا گیا تھا۔

- وہ کیوں چلا گیا تھا؟

اُس کے مخالف یہ معجزہ دیکھ کر خوش نہیں تھے۔ اِس کے اُلٹ وہ اُس کے خلاف سازشیں کرنے لگے۔ عیسیٰ مسیح اُن کے منصوبے

جانتا تھا اِس لئے وہ چلا گیا۔ اُسے معلوم تو تھا کہ اُسے پکڑا جائے گا۔ لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اب تک خدمت کے کچھ دن باقی رہ گئے ہیں۔

یہ بات ذہن میں رکھ کر وہ کچھ دیر کے لئے کہیں اَور خدمت کرنے لگا۔ لیکن ایک دن وہ دوبارہ بیت عنیاہ پہنچا۔ یہ خبر سوکھے ہوئے جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی۔ گاؤں کے لوگ اِتنے خوش ہوئے کہ اُنہوں نے عیسیٰ مسیح کو دعوت دے کر کھانے کا خاص انتظام کیا۔

اب دھیان دیں: یہ دعوت لعزر کی طرف سے نہیں تھی۔ کسی اَور نے اپنے گھر میں یہ انتظام کروایا۔ تو بھی مرتھا آ کر مدد کرنے میں جُٹ گئی۔ یہ بات ہمیں ایک اہم سبق سکھاتی ہے۔ یہ کہ

مرتھا کا سا جوش اپناؤ

► مرتھا کیوں عیسیٰ مسیح کی خدمت کرنے لگی حالانکہ یہ ضیافت اُس کے اپنے گھر میں نہیں تھی؟

جسے عیسیٰ مسیح کی محبت پکڑ کر شاگرد بنا لیتی ہے وہ خوشی سے خدمت کرتا ہے۔ اُسے اپنی ہی عزت کی فکر نہیں رہتی۔

► **تو مرتھا اِتنے جوش سے کیوں اِس خدمت میں لگ گئی؟**

اِس لئے کہ وہ عیسیٰ مسیح کے لئے شدید محبت محسوس کرتی تھی۔ کوئی بھی کام بوجھ نہیں لگتا تھا۔

ایک عورت کا ذکر ہے جو اپنے شوہر سے نفرت رکھتی تھی۔ وہ ہر فرض ادا تو کرتی تھی، مگر بڑی مشکل سے۔ مثال کے طور پر بیوی کو روزانہ چھ بجے صبح تک اُس کا ناشتہ تیار رکھنا تھا۔ اِس قسم کا کام اُسے ہمیشہ ظُلم اور زیادتی لگتا تھا اور وہ اُس کے تحت کُڑھتی رہتی تھی۔

ایک دن شوہر وفات پا گیا، اور ہوتے ہوتے عورت کی کسی اَور سے شادی ہوئی۔ نیا شوہر حلیم تھا، اور اُن کا آپس میں پیار بڑھتا گیا۔ ایک دن بیوی کو الماری سے ایک پرانی کاپی ملی جس میں پرانے شوہر کے تمام حکم درج تھے۔ اُس میں یہ بھی لکھا تھا کہ بیوی کو ہر صورت میں 6 بجے صبح تک بریک فاسٹ تیار رکھنا ہے۔ تب عورت کو ایک عجیب سی بات محسوس ہوئی۔ اُس نے سوچا، اب بھی مَیں اپنے شوہر کے لئے صبح

6 بجے ناشتہ بناتی ہوں۔ اب بھی مَیں یہ سارے حکم پورے کرتی ہوں۔ لیکن مَیں نے کبھی بھی دقت محسوس نہ کی۔ اب تو مَیں اِس سے زیادہ مشکل کام کرتی ہوں۔

◄ آپ کا کیا خیال ہے۔ اُس نے کیوں کبھی دقت محسوس نہیں کی تھی؟

اِس لئے کہ بیوی اپنے نئے شوہر سے شدید محبت رکھتی تھی۔ محبت کے باعث کوئی بھی کام مشکل نہیں لگتا تھا۔

دیکھو، مرتھا اُس عورت کی طرح تھی: وہ اپنے آقا کو اِتنی پیار کرتی تھی کہ کسی بھی کام میں دقت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ اب تو وہ یہ کام کرتے وقت بڑی خوشی محسوس کرتی تھی۔ یہاں تک کہ وہ دوسرے کے گھر میں گئی تاکہ اپنے آقا کی خدمت کرے۔

یہی عیسیٰ مسیح اور شریعت میں فرق ہے: شریعت ہمیں بتاتی رہتی ہے کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اور ہم جانتے بھی ہیں کہ اُس کے حکم صحیح ہیں۔ لیکن ہم ہمیشہ کُڑھتے رہتے ہیں۔ اِس کے مقابلے میں جب عیسیٰ مسیح ہمارے دلوں میں بستا ہے تو ہم یہ حکم خوشی سے سرانجام دیتے ہیں۔

- کیوں؟

اِس لئے کہ اُس کی محبت اور حضوری ہمارے اندر رہتی ہے۔ تب ہم خود بخود یہ کام کرنا چاہتے ہیں، اور ہم دُکھ محسوس کرتے ہیں جب کبھی اِس میں فیل ہو جاتے ہیں۔

- کیا آپ کے دل میں یہ محبت بستی ہے؟ کیا عیسیٰ مسیح آپ کے دل میں بستا ہے؟

جب وہ ہمارے دل میں بستا ہے تو ہمیں سچ مچ آزادی حاصل ہے—وہ آزادی جو صرف اور صرف انجیل کی خوش خبری سے ملتی ہے۔

لعزر بھی کھانے میں شریک تھا۔ اب تک وہ لوگوں کے دھیان کا مرکز رہا تھا۔ اب تک سب حیران تھے کہ کفن میں لپٹا ہوا یہ آدمی کس طرح قبر میں سے نکلا تھا۔ تب ایک واقعہ ہوا جو ہمیں ایک اَور سبق سکھاتا ہے۔ یہ کہ

مریم جیسے دیوانہ ہو جاؤ

اچانک لعزر اور مرتھا کی بہن مریم کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ بے چین تھی۔ اُس کے ہاتھ میں نہایت قیمتی عطر کا عطردان تھا۔ اُس نے سارے مہمانوں کے سامنے عطردان کا منہ توڑ کر پورا عطر اُستاد پر اُنڈیل دیا۔ پھر پاؤں پر ٹپکتے تیل کو اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کیا۔

میزبان ہکا بکا رہ گئے۔ یہ کیسی حرکت تھی؟ ہاں، یہ تھی کیسی حرکت؟ یہاں کی طرح خواتین اپنے بالوں کو کھُلے کبھی نہیں رکھتی تھیں۔ پھر کسی کے پاؤں کو اپنے بالوں سے پونچھنا—ایسی حرکت کوئی نہیں کرتا تھا۔ غلام بھی ایسی حرکت نہیں کرتے تھے۔ لیکن مریم کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

◄ مریم کو پرواہ کیوں نہیں تھی؟

ایسا کام صرف وہ کرتا ہے جو کسی کے بارے میں اِتنا پاگل ہے کہ اُسے دوسروں کی پرواہ ہی نہیں رہتی۔ ایک اَور موقعے پر مریم عیسیٰ مسیح کی باتوں سے اِس قدر متاثر ہوئی تھی کہ مرتھا کو اُسے جھڑکی دینی پڑی تھی۔ کیونکہ اُستاد کی باتوں کے جادو میں آ کر وہ میزبانوں کی

خدمت کرنا بھول گئی تھی۔ عیسیٰ مسیح کی حضوری یوں اُس کے دماغ پر بیٹھ گئی تھی کہ وہ ہِل بھی نہیں سکتی تھی۔

► **کیا آپ عیسیٰ مسیح کے باعث اِس طرح پاگل ہو گئے ہیں؟**

ایک اَور بات مریم کے ذہن میں ضرور تھی۔ اسرائیل میں تین قسم کے لوگوں کے سر پر تیل اُنڈیلا جاتا تھا—بادشاہ پر، نبی پر اور امام پر۔

► **تیل کیوں اُن کے سر پر اُنڈیلا جاتا تھا؟**

اِس سے اُنہیں اپنی خدمت کے لئے مخصوص کیا جاتا تھا۔ المسیح کا مطلب ہی یہ ہے یعنی وہ جسے مسح کیا گیا ہے، جس پر تیل اُنڈیل دیا گیا ہے، جو خدا سے ایک خاص کام کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔

مریم کو یقین تھا کہ عیسیٰ مسیح یہ سب کچھ ہے: وہ میرا بادشاہ، میرا نبی، میرا امام ہے۔ اُسے یقین تھا کہ یہی المسیح ہے، وہ ہستی جو مجھے میرے گناہوں سے رِہا کرے گا۔ جو مجھے فردوس میں داخل ہونے کے قابل بنا دے گا۔ اِسی ہستی کے سامنے ہم کس طرح ٹھنڈے دل کھڑے رہ سکتے ہیں؟ جب ہم عیسیٰ مسیح کے پکے شاگرد ہو جاتے ہیں تب ہم پاگل ہو جاتے

ہیں۔ تب اُس کے پاؤں میں جُھک کر اپنے بالوں سے اُنہیں پونچھنا عجیب یا نامناسب نہیں لگتا۔ ہم اِس سے ایک تیسرا سبق بھی سیکھتے ہیں، یہ کہ

اپنی حرکتوں سے خوشبو پھیلاؤ

جب مریم نے عطر اُنڈیل دیا تو خوشبو گھر کے کونے کونے تک پہنچ گئی۔ مریم کی یہ حرکت چھپی نہ رہی۔ وہ سب پر ظاہر ہوئی۔

► ہم اِس سے اپنے لئے کیا سیکھ سکتے ہیں؟

جب ہم عیسیٰ مسیح کے باعث پاگل ہو جاتے ہیں تو اِس کی خوشبو پوری دُنیا میں پھیل جاتی ہے۔

► کیا آپ اِس طرح پاگل ہو گئے ہیں کہ آپ سے خوشبو پھیل رہی ہے؟ یا کیا آپ کی بدبو لوگوں کو بھگا دیتی ہے؟

► دوسرا سوال، کس طرح پتہ چلتا ہے کہ ہم سے خوشبو پھیلتی ہے؟

اِس سے کہ ہم مسیح کے پاؤں پونچھ دیتے ہیں۔ دھیان دیں کہ مریم نے سر کو نہیں پونچھ دیا بلکہ پاؤں کو۔

► مریم نے کیوں سر کو نہیں بلکہ پاؤں کو پونچھ دیا؟

پونچھنے کا یہ کام حلیمی کا کام ہے۔ جو یہ کام کرتا ہے وہ اپنے آپ کو سر کو پونچھنے کے لائق نہیں سمجھتا۔

کچھ پھول دیکھنے میں بہت اچھے لگتے ہیں لیکن اُن کی خوشبو نہیں ہوتی۔ بہت سے ایمان دار ایسے پھیکے ہوتے ہیں۔ اُن سے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ عیسیٰ مسیح کے شاگرد ہیں۔

► کیوں؟

اُنہوں نے کبھی اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں نہیں پونچھے۔ ایسے لوگوں کا ایمان بے معنی ہے۔

► پاؤں پونچھنا اِتنا مشکل کیوں ہوتا ہے؟

پاؤں گندے راستوں پر چلتے ہیں، اِس لئے وہ دھول اور گند سے لت پت ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے قدیم زمانے میں لوگ کسی کے پاؤں کو دھو کر پونچھنے سے اپنی حلیمی ظاہر کرتے تھے، ساتھ ساتھ وہ دوسرے کی خاص عزت کرتے تھے۔

► تو آج ہم کس طرح مسیح کے پاؤں پونچھ سکتے ہیں؟

آج ہم ضرورت مندوں کی خدمت کرنے سے اُس کے پاؤں پونچھ سکتے ہیں۔ دوسروں پر راج کرنا—یہ مسیح کی راہ نہیں ہے۔ اپنے آپ کو دوسروں سے چھوٹا سمجھنا—یہی عیسیٰ مسیح کی راہ ہے۔ کیا یہ ایک ایسی بات نہیں ہے جو اُس کے بہت سے شاگرد بھول گئے ہیں؟ کیا عجب جب اُن کی زندگی پھیکی اور ناکام رہ جاتی ہے؟

- ◄ اب دھیان دیں: جب مریم نے اپنے بالوں سے اپنے آقا کے پاؤں پونچھ کر خشک کیئے تو اُس کے بالوں کے ساتھ کیا ہوا؟

اپنے بالوں سے اُس کے پاؤں پونچھنے سے یہ خوشبو مریم کے بالوں میں بھی آ گئی۔

- ◄ جب ہم عیسیٰ مسیح کے پاؤں پونچھتے ہیں تو ہمارے بالوں کے ساتھ کیا ہو جاتا ہے؟

جب ہم اُس کے پاؤں کو پونچھتے ہیں تو اُس کی خوشبو ہمارے بالوں میں بھی آ جاتی ہے—وہ خوشبو جو ہمیں اُس کی یاد دلاتی ہے؛ وہ

مہک جو دوسروں میں بھی پھیل جاتی ہے۔ یہی ہماری زندگی کا اصل مقصد ہے۔ کہ ہم اپنے آقا کی خوشبو دوسروں میں پھیلائیں۔
ایک چوتھا سبق،

محبت سے خالی سوچ سے دُور رہو

عطر کی خوشبو پورے گھر میں پھیل گئی۔ سب یہ خوشبو سونگھ سونگھ کر تر و تازہ ہو گئے۔ سب خوشبو کے جادو میں آ گئے۔

► کیا سچ مچ سب؟

نہیں۔ ایک ناخوش ہوا۔ عیسیٰ مسیح کا شاگرد یہوداہ اسکریوتی غصے ہوا۔ اُس نے اعتراض کیا، "اِس عطر کی قیمت چاندی کے 300 سِکے تھی۔ اِسے کیوں نہیں بیچا گیا تاکہ اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جاتے؟"

► کیا یہ بات سچ نہیں تھی؟

ضرور۔ کچھ باتیں سچ تو ہوتی ہیں مگر پھر بھی کچھ موقعوں پر غلط ثابت ہوتی ہیں۔ یہ ایک ایسا موقع تھا۔

► چاندی کے 300 سِکوں کی کیا قیمت تھی؟

اُس زمانے میں مزدور دن میں ایک سِکہ کماتا تھا۔ غرض وہ سال میں لگ بھگ 300 سِکے کما سکتا تھا۔ مطلب ہے یہ عطر کافی مہنگا تھا۔ جو عطر مریم نے اُنڈیل دیا تھا وہ بیش قیمت تھا۔

► کیا یہوداہ نے یہ بات اِس لئے چھیڑی کہ اُسے غریبوں کی فکر تھی؟

نہیں۔ اصل میں وہ چور تھا۔ جو تھوڑے بہت پیسے شاگردوں کو راستے میں ملتے تھے اُنہیں وہ سنبھالتا تھا۔ کچھ نہ کچھ وہ اپنے لئے نکالتا رہتا تھا۔ تو بھی کیا اُس کی بات دُرست نہیں تھی؟ کیا مریم یہ عطر بیچنے سے غریبوں کی بہت مدد نہیں کر سکتی تھی؟

عیسیٰ مسیح کا جواب ہمیں چونکا دیتا ہے۔ اُس نے فرمایا، ”اُسے چھوڑ دے! اُس نے میری تدفین کی تیاری کے لئے یہ کیا ہے۔ غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔“

► اِس کا کیا مطلب ہے؟

غریبوں کی مدد کرنا بے شک اچھا ہے۔ لیکن ایسا کام کبھی ہمارے دھیان کا مرکز نہیں ہونا چاہیئے۔ خود عیسیٰ مسیح ہماری زندگی کا مرکز ہونا چاہیئے۔ اُسی سے ہمیں سب کچھ ملتا ہے، اور اُسی کی محبت سب کچھ ہے۔ یوں پولس رسول فرماتا ہے،

> اگر مَیں اپنا سارا مال غریبوں میں تقسیم کر دوں بلکہ اپنا بدن جلائے جانے کے لئے دے دوں، لیکن میرا دل محبت سے خالی ہو تو مجھے کچھ فائدہ نہیں۔ (1 کُرِنتھیوں 3:13)

اِس میں مریم ایک اچھا نمونہ ہے۔ وہ ہمیں دکھاتی ہے کہ ہماری زندگی میں سب سے اہم بات کیا ہے۔ بے شک معذوروں اور غریبوں کی مدد کرنا اچھا ہے۔ لیکن سب سے اہم یہ ہے کہ ہم محبت رکھیں۔ کہ ہم عیسیٰ مسیح کو دیکھ کر دیوانہ ہو جائیں۔ کہ ہم اُسے دیکھ کر اِتنے پاگل ہو جائیں کہ ہماری بے عزتی ہونے پر بھی ہمیں پرواہ ہی نہ ہو۔ مریم کو یہ لاپرواہی حاصل ہے۔ وہ محسوس کرتی ہے کہ میرا آقا سب کچھ ہے۔ وہ

میری زندگی کا سرچشمہ، مرکز اور منزل ہے۔ اِس لئے مَیں اُس کے لئے اپنی سب سے قیمتی چیز قربان کرتی ہوں۔

◄ کیا عیسیٰ مسیح سچ مچ آپ کا آقا ہے؟ جب آپ کو اُس کا خیال آتا ہے تو کیا آپ کے دل میں مریم کا سا ولولہ اُبھر آتا ہے؟ کیا جب اُس کا خیال آتا ہے تو آپ دیوانہ ہو جاتے ہیں؟

رہی یہ سوال کہ

میرا کیا جواب ہے؟

اِتنے میں ارد گرد کے بہت سے لوگوں کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ مسیح وہاں ہے، اور وہ اُس سے ملنے آئے۔ اِس کے علاوہ وہ لعزر سے بھی ملنا چاہتے تھے۔ یہ دیکھ کر راہنما امام لعزر کو بھی قتل کرنے کا منصوبہ بنانے لگے۔ کیونکہ اُس کی وجہ سے بہت سے لوگ اُن میں سے چلے گئے اور عیسیٰ مسیح پر ایمان لے آئے تھے۔

اب دیکھو کہ کس طرح کے لوگ عیسیٰ مسیح سے ملنے آئے۔ کچھ نہ اُس کے خلاف، نہ اُس کے حق میں تھے۔ وہ بس تماشا دیکھنا چاہتے

تھے۔ دوسرے اُسے دیکھ کر ایمان لائے۔ لیکن ایسے لوگ بھی تھے جو اُس کے دشمن تھے۔ زیادہ تر راہنما اُس کے دشمن تھے۔ کیونکہ وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ ہمارے اپنے لوگ عیسیٰ مسیح کے پیچھے ہو لئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ آپ کیا سوچتے ہیں؟ ایسا نہ ہو کہ آپ یہوداہ کی طرح ہوں۔ اُس کی طرح جو مرتھا اور مریم کی سی محبت نہیں رکھتا تھا۔ جو ٹھنڈے دل سے اندازہ لگاتا رہتا تھا کہ مجھے اُستاد سے کیا فائدہ ملے گا۔ لیکن شاید آپ اُن لوگوں جیسے ہوں جو صرف تماشا دیکھنے اُس کے پاس آئے ہیں۔

خدا کرے کہ ہم سب مرتھا کی طرح ہوں جو اپنی محبت پورے جوش سے خدمت کرنے سے دکھاتی تھی۔ کہ ہم مریم جیسے دیوانہ ہوں، جس کی خدمت سے کونے کونے تک خوشبو پھیل گئی۔

انجیل، یوحنا 12:1-11

فسح کی عید میں ابھی چھ دن باقی تھے کہ عیسیٰ بیت عنیاہ پہنچا۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں اُس لعزر کا گھر تھا جسے عیسیٰ نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ وہاں اُس کے لئے ایک خاص کھانا بنایا گیا۔ مرتھا کھانے والوں کی خدمت کر رہی تھی جبکہ لعزر عیسیٰ اور باقی مہمانوں کے ساتھ کھانے میں شریک تھا۔ پھر مریم نے آدھا لٹر خالص جٹاماسی کا نہایت قیمتی عطر لے کر عیسیٰ کے پاؤں پر اُنڈیل دیا اور اُنہیں اپنے بالوں سے پونچھ کر خشک کیا۔ خوشبو پورے گھر میں پھیل گئی۔ لیکن عیسیٰ کے شاگرد یہوداہ اسکریوتی نے اعتراض کیا (بعد میں اُسی نے عیسیٰ کو دشمن کے حوالے کر دیا)۔ اُس نے کہا، ”اِس عطر کی قیمت چاندی کے 300 سِکے تھی۔ اِسے کیوں نہیں بیچا گیا تاکہ اِس کے پیسے غریبوں کو دیئے جاتے؟“ اُس نے یہ بات اِس لئے نہیں کی کہ اُسے غریبوں کی فکر تھی۔ اصل میں

وہ چور تھا۔ وہ شاگردوں کا خزانچی تھا اور جمع شدہ پیسوں میں سے بددیانتی کرتا رہتا تھا۔

لیکن عیسیٰ نے کہا، ”اُسے چھوڑ دے! اُس نے میری تدفین کی تیاری کے لئے یہ کیا ہے۔ غریب تو ہمیشہ تمہارے پاس رہیں گے، لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہیں رہوں گا۔“

اِتنے میں یہودیوں کی بڑی تعداد کو معلوم ہوا کہ عیسیٰ وہاں ہے۔ وہ نہ صرف عیسیٰ سے ملنے کے لئے آئے بلکہ لعزر سے بھی جسے اُس نے مُردوں میں سے زندہ کیا تھا۔ اِس لئے راہنما اماموں نے لعزر کو بھی قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ کیونکہ اُس کی وجہ سے بہت سے یہودی اُن میں سے چلے گئے اور عیسیٰ پر ایمان لے آئے تھے۔